

اللہ کے ذکر کے بغیر کہی ہوئی بات کا ناپسندیدہ ہونا (مَا يُكْرَهُ مِنَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ)

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا أَوْ قَالَ: إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ.
”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ دو آدمی مشرق سے آئے تو انھوں نے اپنی بات اس خوبی سے کہی کہ سب لوگ آتش آتش کرا اٹھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلام میں جادو ہوتا ہے یا یوں فرمایا کہ بعض کلام جادو ہوتا ہے۔“

وضاحت

عرب کے مشرق میں عراق اور ایران ہیں۔ یہ دونوں شخص انہی علاقوں کے رہے ہوں گے، لیکن تھے یہ دونوں بڑے خطیب اور انھوں نے سامعین کو بے حد متاثر کیا۔ بلاشبہ، خطابت بڑا فن ہے اور اس میں سحر ہوتا ہے جو سامعین کو مسحور کر لیتا ہے۔

حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَانَ يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَا تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عِبِيدٌ فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلَىٰ وَ مُعَافَىٰ فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

”امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ عیسیٰ ابن مریم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے ذکر کے بغیر زیادہ باتیں نہ کیا کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے، اور سخت دل اللہ سے بہت دور ہوتا ہے، لیکن تم جانتے نہیں۔ اور لوگوں کے گناہوں پر آقاؤں کے طریقے پر نگاہ نہ ڈالو، بلکہ اپنے گناہوں پر غلاموں کے طریقے سے نگاہ رکھو۔ ہر شخص ابتلا میں ڈالا جاتا ہے اور معافی بھی ملتی ہے۔ تو جو لوگ ابتلا میں ڈالے جائیں، ان پر رحم کرو۔ اور اللہ کا شکر کیا کرو جب عافیت نصیب ہوئی ہو۔“

وضاحت

اگرچہ حضرت عیسیٰ کا یہ قول انجیلوں میں موجود نہیں، لیکن بات بالکل ٹھیک ہے کہ زیادہ کلام سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ میرے استاذ مولانا حمید الدین قرآنی بھی کہا کرتے تھے کہ زیادہ تقریریں کرنے سے آدمی کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زیادہ تقریر کرتے ہیں، یہ واقعہ ہے کہ میں نے ان کو بے حد سنگ دل پایا۔

حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرْسِلُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَتَقُولُ: أَلَا تُرِيحُونَ الْكِتَابَ.

”مالک کو یہ بات پہنچی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے کچھ عزیزوں کے پاس عشاء کے بعد اپنا آدمی بھیجتیں اور کہتیں: ابھی کراما کاتین کو آرام نہیں کرنے دو گے!“

وضاحت

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ کے یہ عزیز عشاء کے بعد باتوں میں مصروف رہتے تھے۔ بالآخر ام المؤمنین کو یہ

پیغام بھیجنا پڑتا کہ یہ بکواس کب تک جاری رہے گی۔ خدا کے بندو، اب تو کراما کا تبین کو آرام کرنے کا موقع دو۔ ہمارے معاشرہ میں بھی یہ حال ہے کہ ۹ بجے شب کے بعد اصلی زندگی شروع ہوتی ہے۔ رات کو بیگمات، صاحبزادیاں اور شہزادگان اپنے تمام کھلونوں کے ساتھ کھیل میں لگ جاتے یا بازار کا رخ کرتے ہیں کہ ان کے لیے باہر نکلنے کا وقت یہی ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو بستر پر لیٹنے کا وقت بارہ ایک بجے شب ملتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فجر کے وقت ان کے بیدار ہونے کا تصور ہی نہیں ہوتا۔ اس حیوانی زندگی میں اللہ کی یاد کے لیے کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(تذکرہ حدیث ۵۰۵-۵۰۷)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

